آمدِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مؤلف

مولانا مفتی نور محمد حسنی قادری

پورنپور، پیلی بھیت

موبائل نمبر: 9369432021،9457691785،9634316786

نام کتاب : آمدِسرکار ﷺ

مؤلف : مولانا مفتی نور محمد حسنی قادری

اشاعت : سنہ ۲۰۱۲ء

صفحات : ۳۷

حسب فرمائش :

قیمت : 00/ روپئے

ناشر : جیلانی بک ڈپو

باہتمام : حافظ مشکور احمد اشرفی

پروف ریڈنگ :

ملنے کے پتے

- **جیلانی بک ڈپو**

1229 چوڑی والان، جامع مسجد، دہلی۔ 110006

فون: 011-23256577

موبائل: 9350046577, 9212346577

Laser Typesetted at:

Frontech Graphics Abdul Tawwab 9818303136

تورات میں حالات مصطفی

کعب الاحبار کہتے ہیں کہ میرے والد محترم مجھے توریت کی تعلیم دیا کرتے تھے اور توریت کے ایک حصہ کو صندوق میں بند کر کے رکھ دیا تھا۔ جب میرے والد کا انتقال ہو گیا تو میں نے توریت کا وہ حصہ جس کو صندوق میں بند کر دیا تھا اس کو صندوق سے باہر نکالا تو اس پر یہ عبارت لکھی ہوئی تھی۔

آخری زمانہ میں ایک نبی پیدا ہوں گے جن کی زلفیں ہوں گی، اپنے ہاتھ پاؤں دھوئیں گے (وضو کیا کریں گے) کمر میں پٹکا باندھیں گے۔

وہ مکہ معظمہ میں پیدا ہوں گے اور ہجرت گاہ مدینہ منورہ ہو گی اور ان کی امت اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے والی ہو گی۔ اور ان کی امت ہر حال میں اللہ کی عبادت کرے گی۔ اور جب ان کی امت قیامت کے دن اپنی اپنی قبروں سے اٹھے گی تو وضو کی برکت سے ان کے ہاتھ پاؤں پرنور اور روشن ہوں گے۔ (شواہد النبوۃ حضرت عبدالرحمن جامی، ص ۳۸)

تورات میں نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بنی اسرائیل بخت ونصر کے قہر و غضب سے ڈر کر منتشر ہو گئے تو ان میں سے حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد کی ایک ایسی جماعت تھی جس نے ہمارے محبوب سرکار جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت مبارکہ اپنی کتابوں میں پڑھی تھی۔ انہیں پتہ چل گیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور عرب کے اس گاؤں میں ہو گا جہاں کھجوروں کے درخت کثرت سے ہوں گے۔ انہوں نے خطہ شام کو خیر آباد کہا۔ شام اور یمن کے درمیان جتنے قصبے واقع تھے انہیں دیکھتے جاتے تھے لیکن سوائے یثرب (مدینہ منورہ) کے کھجوروں کے درخت کسی میں بھی نظر نہ آئے۔

لہذا وہ وہیں مقیم ہو گئے اس امت پر کہ زیارتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوں اور ان کی اتباع کریں لیکن انہیں اس یقین و ایمان کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت (پیدائش) سے پہلے ہی موت آ گئی۔ انہوں نے اپنی اولاد کو وصیت کر دی تھی کہ حضور علیہ السلام پر ایمان لائیں اور آپ کی متابعت کریں لیکن بد قسمتی سے ان کے بعض فرزند حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پانے اور انہیں پہچاننے کے باوجود بھی ایمان نہ لائے۔

(شواہد النبوۃ ص ۴۳)

حضور کی نعت ولادت سے پانچ سو ساٹھ سال پہلے

کعب بن لوی بن غالب نے جس کی موت اور مبعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان پانچ سو ساٹھ سال کا واقعہ ہے اہل تورات و انجیل سے ذکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سن رکھا تھا اس لئے اپنے خطبے میں وہ آپ کے صفات و محاسن بیان کرتا رہتا تھا۔ اس کے کلام میں یہ بیت (شعر) بہت مشہور ہے۔

عَلٰی غَفْلَۃٍ یَاْتِی النَّبِیُّ مُحَمَّدٌ

فَخَبَّرُ اَخْبَارًا صَدُوْقًا خَبِیْرًا

جب لوگ غفلت و جمود میں ہوں گے تو نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں گے جن کے صادق و خبیر ہونے کی خبر سابقہ کتابوں نے دی۔ (شواہد النبوۃ عبد الرحمن جامی ص ۴۴)

محفل میلاد صحابہ کرام سے ثابت

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانا کوئی نئی بات نہیں بلکہ صحابہ کرام سے ثابت ہے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرۂ مبارکہ سے باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مسجد نبوی میں بیٹھے

ہوئے ہیں کچھ گفتگو فرمارہے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ آج تم لوگ یہاں کیسے بیٹھے ہوئے ہو؟ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آج یہاں بیٹھ کر اس رب کریم کی حمد و ثناء بیان کر رہے ہیں جس نے فقط اپنے فضل و کرم سے ہمیں دین اسلام قبول کرنے کی ہدایت عطا فرمائی اور اپنا پیارا حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمیں عطا فرما کر ہم پر احسان کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلمات کو سن کر ارشاد فرمایا کہ تمہارے اس عمل پر اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کے سامنے فخر فرما رہا ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح، باب فضائل سید المرسلین، ماخذ عید میلاد، ص ۳۰۰)

اپنی ولادت کی خوشی میں جانور ذبح کئے

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک محفل میلاد کی اصل احادیث میں آپ کا یہ عمل ہے کہ آپ نے مدینہ منورہ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنی ولادت کی خوشی میں جانور ذبح کئے۔

(حسن المقصد فی عمل المولد ص ۱۹۹، ماخذ عید میلاد النبی ص ۳۰۰)

حضرت عبداللہ ابن عباس اور عامر انصاری رضی اللہ عنہم کا عمل حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت ہے کہ ایک دن وہ اپنے اہل وعیال کے سامنے اپنے گھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے واقعات بیان فرمارہے تھے۔

اور اظہار مسرت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے جارہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام بھیج رہے تھے کہ اچانک سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میلاد شریف پڑھتے دیکھ کر ارشاد فرمایا۔

میری شفاعت تمہارے لئے حلال ہوگئی۔ ایسا ہی واقعہ حضرت عامر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی ہے جس کے راوی اور شاہد حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس میں اتنا اور

اضافہ ہے کہ وہ اپنے اہل وعیال کو میلاد مبارک کے واقعات بیان کرنے کے ساتھ یہ بھی کہتے جارہے تھے کہ یہی پیر کا دن تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر ارشاد فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے رحمت کے دروازے کھول دئیے ہیں اور سب فرشتے تمہارے لئے بخشش کی دعاء مانگتے ہیں اور جو شخص بھی تمہارے جیسا کام (ذکر مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم) کرے گا اسے تمہارے جیسا ثواب ملے گا۔ (ماخذ عید میلاد النبی،ص ۳۰۱)

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عمل

حضرت علامہ علاء الدین ابن ملا جیون صاحب تفسیر احمدیہ میں فرماتے ہیں کہ خلیفہ اول حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ۱۲ ربیع الاول کو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ کی خوشی میں ۱۰۰ اونٹ ذبح کئے اور مسلمانوں کی ضیافت کی۔ (وجیز الصراط، ماخذ عید میلاد النبی،ص ۳۰۱)

دلائل اثبات قیام

فقیہ محدث مولانا عثمان بن حسن دمیاطی اپنے رسالہ اثبات قیام میں فرماتے ہیں۔

القیام عند ذکر ولادت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم امر لاشك فی استحبابه و استحسانه وندبه یحصل لفاعله من الثواب الاوفر والخیر الاکبر لانه تعظیم ای تعظیم للنبی الکریم ذی الخلق العظیم الذی اخرجنا اللہ به من ظلمات الکفر الی الایمان وخلصنا اللہ به من نار الجهل الی جنات المعارف والایقان فتعظیمه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فیه مسارعة الی رضاء رب العٰلمین واظهار اقوی شعائر الدین و من یعظم شعائر اللہ فانها من تقوی القلوب و من یعظم

حرمة الله فهو خير له عند ربه○

ترجمہ- قرأت مولود شریف میں ذکر ولادت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کو قیام کرنا بے شک مستحب و مستحسن ہے جس کے فاعل کو ثواب کثیر و فضل کبیر حاصل ہوگا کہ وہ تعظیم ہے اور کیسی ہے؟ تعظیم ان نبی کریم صاحب خلق عظیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی جن کی برکت سے اللہ سبحانہ تعالیٰ ہمیں ظلمات کفر سے نور ایمان کی طرف لایا اور ان کے سبب ہمیں دوزخ جہل سے بچا کر بہشت معرفت و یقین میں داخل فرمایا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم میں خوشنودی رب العلمین کی طرف دوڑنا ہے اور قوی ترین شعائر دین کا آشکار ہونا اور جو تعظیم کرے شعائر خدا کی تو وہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے اور جو تعظیم کرے خدا کی حرمتوں کو تو وہ اس کے لئے اس کے رب کے یہاں بہتر ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۲، ص ۶۲، رضا اکیڈمی)

امام علامہ صدا لقی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں-

جرتُ عادة القوم بقيام الناس اذا انتهيالمداح الى ذكر مولده صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وهى بدعةٍ مستحبةٍ لمافيه من اظهار السرور والتعظيم الخ نقله المولى الدمياطى○"

ترجمہ- یعنی عادت قوم کی جاری ہے کہ جب مداح خواں ذکر میلادِ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے تو لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں اور یہ بدعت مستحبہ ہے کہ اس میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیدائش پر خوشی اور حضور کی تعظیم کا اظہار ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۲، ص ۶۳)

خاتمة المحدثين ذين الحرم عين الكرم مولانا سيد احمد زين وحلان مكى قدس سرهٗ الملكی اپنی کتاب مستطلب الدرر السنير فی العرد علی الوهابيه میں فرماتے ہیں-

من تعظیمه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الفرح بلیلةِ ولادةِ قراءةِ المولد والقیام عند ذکر ولادته صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و اطعام الطعام وغیر ذلك مما یعتا والناس فعله من انواع البرفان ذلك کله من تعظیمه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وقد افردت مسئلة المولد وما یتملق بها بالتالیف واعتنی بذالك کثیر من العلماء فالفوا فی ذلك مصنفات مشحونة بالأدلة والبراهین فلا حاجة لنا الی اطالته بذلك٥

ترجمہ۔یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم سے حضور کی شب ولادت کی خوشی کرنا اور میلاد شریف پڑھنا اور ذکر ولادت اقدس کے وقت کھڑا ہونا اور مجلس شریف میں حاضرین کو کھانا دینا اور ان کے سوا اور نیکی کی باتیں کہ مسلمانوں میں رائج ہیں کہ یہ سب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم سے ہیں اور یہ مسئلہ مجلس میلاد اور اس کے متعلقات کا ایسا ہے جس میں مستقل کتابیں تصنیف ہوئیں اور بکثرت علماء دین نے اس کا اہتمام فرمایا اور دلائل و براہین سے بھری ہوئی کتابیں اس میں تالیف فرمائیں تو ہمیں اس مسئلہ میں تطویل کلام کی حاجت نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۲، ص ۶۴)

ذکرولادت پرخرچ کرنا

میلاد شریف میں ولیمہ کرنا اور حالِ ولادت (حضور کی ولادت کے حالات) مسلمانوں کو سنانا اور خیرات ومبرات بجانا اور ذکر ولادت رسول امین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وقت قیام کرنا اور گلاب چھڑکنا اور خوشبوئیں سلگانا اور مکان آراستہ کرنا اور کچھ قرآن پڑھنا اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجنا اور فرحت وسرور کا اظہار کرنا بے شک بدعت حسنہ مستحبہ فضیلت اور شریفہ مستحسنہ ہے کہ ہر بدعت حرام نہیں ہوتی بلکہ کبھی واجب ہوتی ہے۔ جیسے کہ گمراہ فرقوں کے

رد کے لئے دلائل قائم کرنا اورنحو وغیرہ اور وہ علوم سیکھنا جن کی مدد سے قرآن وحدیث بخوبی سمجھ میں آسکیں اور کبھی مستحب ہوتی ہے جیسے سرائیں اور مدرسے بنانا کبھی مباح جیسے لذیز کھانے پینے اور کپڑوں میں وسعت کرنا جیسا کہ علامہ منادی نے شرح جامع صغیر میں تہذیب امام علامہ نووی سے نقل کیا تو ان امور کا انکار وہی کرے گا جو بدعتی ہو گا اس کی بات سننا نہیں چاہیئے بلکہ حاکم اسلام پر واجب ہے کہ اسے سزا دے ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۲، ص ۶۸)

مولانا احمد جلیس لکھتے ہیں، الحمد للہ و کفی والصلوۃ علی المصطفیٰ نعم ذکر ولادت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و معجزۃ حلیتہٗ والحضور سماعہ وتذئین المکان ورش ماء الورد والنجور بالعود و تعین الیوم والقیام عند ذکر ولادتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واطعام الطعام و تقسیم التمر و قراءۃ شی من القرآن کلھا مستحبۃ بلا شك و ریب واللہ تعالیٰ اعلم بالغیب٥

ترجمہ- خدا کو حمد ہے اور وہ کافی ہے اور مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود ۔ ہاں ولادت، معجزات، حلیہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کرنا، اس کے سننے کو حاضر ہونا، مکان سجانا، گلاب چھڑکنا، اگربتی سلگانا، دن مقرر کرنا، ذکر ولادت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت قیام کرنا، کھانا کھلانا، خرمے بانٹنا اور قرآن مجید کی چند آیتیں پڑھنا سب بلاشک وشبہ مستحب ہیں ۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۲، ص ۷۰)

اثبات قیام اور عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا منانا مذکورہ دلائل سے ثابت ہو گیا اور پھر بھی سمجھ میں نہ آئے تو وہ لوگ گمراہ اور بدمذہب ہیں ۔

جان کے جو نہ مانے سمجھو بدمذہب بے غیرت ہے

عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شرعی طور پر منائیں

عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ منانا کارثواب اور باعث برکت ہے۔لیکن شرعی طور پر منایا جائے۔کوئی کام ایسا نہ کیا جائے جو ناپسندیدہ ہو اور شرع میں کوئی ثبوت نہ ہو۔حضرت علامہ اسماعیل حقی رحمتہ اللہ علیہ تفسیر روح البیان، ج ۵،ص ۶۶۱ میں فرماتے ہیں۔

ومن تعظیمہ عمل المولد اذالم یکن فیہ منکر قال الامام السیوطی قدس لسرہ یستحب لنا اظہار التشکر لمولدہ علیہ السلام وقد استخرج لہ الحافظ السیوطی ورد علی إنکارھا ھافی قولہ ان عمل المولد بدعۃ مذمومۃ○

ترجمہ۔اور عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرنا بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک تعظیم ہے جب وہ منکرات (خلاف شرع) سے خالی ہو۔امام سیوطی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ ہمارے لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت پر شکر کا اظہار کرنا مستحب ہے کیونکہ حافظ ابن حجر اور حافظ سیوطی نے میلاد کی اصل سنت سے ثابت کی ہے اور ان لوگوں کا رد کیا ہے جو میلاد شریف کو بدعت سئیہ کہہ کر منع کرتے ہیں۔

مذکورہ عبارت سے یہ ثابت ہوا ہے کہ عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منانا اور اس کی تعظیم و توقیر کرنا اور اظہار مسرت کرنا باعث برکت ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ جو لوگ میلاد منانے سے روکتے ہیں ان کا رد کرنا چاہئے۔

برصغیر کے عظیم محدث شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

علامہ ابن جوزی نے کہا ہے کہ وہ ابولہب کہ جس کی مذمت قرآن میں نازل ہوئی ہے اسے نبی علیہ السلام کی ولادت پر خوشی کرنے کے سبب سے جہنم میں بدلہ دیا گیا تو آپ کی امت میں سے اس مسلمان کا کیا حال ہوگا جو آپ کی پیدائش پر خوشی کا اظہار کرتا ہے اور جہاں

تک اس کی طاقت پہنچتی ہے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت میں خرچ کرتا ہے۔ ایسے شخص کی جزاء (اچھا بدلہ) اللہ کریم کی طرف سے ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو اپنے فضل عام سے جنت نعیم میں داخل فرمائے گا اور ہمیشہ سے اہل اسلام سرکار مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے مہینے میں محفل منعقد کرتے ہیں، دعوتیں کرتے ہیں، راتوں کو صدقہ وخیرات کرتے ہیں۔ اظہار مسرت اور نیکیوں میں زیادتی کرتے ہیں اور آپ کی ولادت مبارکہ کے واقعات پڑھتے ہیں اور ان پر اسی وجہ سے فضل ظاہر ہوتا ہے اور تجربہ سے ثابت ہے کہ محفل میلاد کی برکت سے سارا سال امن میں رہتا ہے اور مطلوب حاصل ہونے کی جلد بشارت ملتی ہے۔

پس خدا فضل کرے اس شخص پر جس نے ماہ ربیع الاول کی ہر شب کو عید منائی۔

اس عبادت سے بہت سے فوائد حاصل ہوئے ایک تو یہ ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ کی خوشی اگر کافر بھی منائیں تو اس کو فائدہ پہنچتا ہے جیسا کہ ابو لہب کے کافر ہونے کے باوجود اس کو فائدہ ملا۔ میلاد کی تعظیم وتوقیر کرنے کا ثواب میلاد شریف پر خرچ کرنے کی جزاء وثواب یہ ہے کہ اس کو جنت نعیم میں اللہ تعالیٰ داخل فرماتا ہے۔ میلاد شریف کا اہتمام کرنا آج سے نہیں بلکہ عرصہ دراز سے صحابہ کرام تابعین کرام تبع تابعین کرام علماء کرام محدثین کرام بزرگان دین کا طریقہ رہا ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخری لمحہ تک مناتے رہیں گے۔ آمین۔

آپ کے قدم مبارک پتھر پر نقش ہوجاتے

یوں تو سرکار مدینہ دامت قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ سراپا معجزہ مگر آپ کے قدم مبارک کا یہ معجزہ تھا کہ آپ جس پتھر پر قدم رکھتے تو وہ پتھر موم کی طرح پگھل جاتا اور آپ کے پائے مبارک کے نشان اس پتھر پر نقش ہوجاتے۔

ماراَیت احداً اسرع فی مشیه من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کانّما الارض تطوی له انا لنجهد انفسنا وانه یغیر مکترث○ (ترمذی، شمائل ترمذی، مشکوٰۃ شریف)

کہ میں نے تیز چلنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا (جب آپ چلتے تو یوں معلوم ہوتا کہ گویا زمین آپ کے لئے لپٹی جارہی ہے۔ ہم آپ کے ساتھ دوڑا کرتے اور تیز چلتے، مشقت اٹھاتے اور آپ بآسانی بے تکلف چلتے) مگر پھر بھی سب سے آگے رہتے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقدس پاؤں جب پتھر پر آجاتے تو وہ پتھر آپ کے پاؤں کے نیچے نرم ہو جاتے۔

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔

انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان اذا مشی علیٰ الصخیر غاصت قدماہ فیه○ (بیہقی، ابن عساکر زرقانی، جلد ۴، ص ۱۹۷، بحوالہ ذکر جمیل، ۳۱۴)

حضرت علامہ شہاب الدین خفاجی مصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان فی بعض الاحیان اذا مشیٰ غاس قدمهٗ فی الحجارۃ بحیث یقے ذلك الی الاٰن وارتم فیها مثاله بعینه والناس تتبرك به و تذروہ و تعظیمه لما فی القدس و نقل منه فی مصر فی اما کن متعددۃ حتی قیل ان السلطان قاتبیائی اشتراہٗ بعشرین الف دینارا و اوصے بجعلهٖ عند قبری وهو موجود الی الان○

ترجمہ۔ کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کبھی ننگے پاؤں پتھروں پر چلتے تو پتھر آپ کے

قدموں کے نیچے زم ہو جاتے اور ان میں بعینہٖ نشان قدم مبارک پُر ہو جاتے۔ چنانچہ ان پتھروں کو تبرکاً محفوظ کیا گیا ہے جوکہ اب بھی موجود ہیں۔ بیت المقدس اور مصر میں متعدد جگہ پر پائے جاتے ہیں اور لوگ ان کی زیارت وتعظیم کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ سلطان قاتبیائی نے بیس ہزار دینار سے ایک پتھر خریدا تھا اور وصیت کی تھی کہ اسے میری قبر کے پاس نصب کیا جائے۔ چنانچہ وہ اب تک وہاں موجود ہے۔ (بحوالہ ذکر جمیل ص ۳۱۴)

شہنشاہ کون ومکاں سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم پاک سے پتھروں کا نرم ہو جانا یعنی حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم شریف کا نشان اس پتھر پر نقش ہو جاتا مگر عقل کے اندھے نقش پا کو دیکھ کر بھی نہیں سمجھتے اور اس حقیقت سے بھی انکار کر رہے ہیں حالانکہ پتھر پر نشان کا حکم قرآن میں بھی موجود ہے۔

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ
بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۶﴾ فِیْهِ اٰیٰتٌۢ
بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۚ

ترجمہ- بے شک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کے لئے بنایا گیا وہی ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور سارے جہان کے واسطے (سرچشمۂ ہدایت) اس میں روشن نشانیاں ہیں ابراہیم کے کھڑے ہونے کا پتھر۔

حضرت علامہ ابن رازی رحمتہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں-

الفضیلة الثانیة لهذا البیت مقام ابراهیم وهوالحجر الذی وضع ابراهیم قدمه علیه فجعل الله ماتحت قدم ابراهیم علیه الصلوة والسلام من ذلك الحجر دون سائرا جزایه كالطین حتی غاص فیه قدم ابراهیم علیه الصوة السلام و هذا مما لا یقدر علیه الا الله تعالیٰ ولا یطهره الا

علی الانبیاء ثم لما رفع ابراھیم علیه الصلوۃ والسلام قدمه عنه خلق فیه الضلابة الحمدیه مره اخوی ثم انه تعالیٰ ابقی ذلك الحجر علی سبیل الاستمداد والدوام فهذاه انواع من الایات العجیبة والمعجزات الباهرة اظهر ها الله تعالیٰ فی ذلك الحجر ٥

(تفسیر کبیر، ص ۳۸، بحوالہ ذکرِ جمیل)

ترجمہ۔ کعبہ معظمہ کی ایک فضیلت مقام ابراہیم ہے اور یہ وہ پتھر ہے جس پر ابراہیم علیہ السلام نے اپنا قدم مبارک رکھا تو جتنا ٹکڑا (حصہ) ان کے زیر قدم آیا تر مٹی کی طرح زم ہو گیا یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قدم مبارک اس میں پیر گیا (نشان بن گیا)۔ اور یہ خاص قدرت الٰہیہ و معجزۂ انبیاء ہے۔ پھر جب ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قدم اٹھایا اللہ تعالیٰ نے دوبارہ اس ٹکڑے میں پتھر کی سی سختی پیدا کر دی کہ وہ نشانِ قدم محفوظ ہو گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے ہمیشہ کے لئے باقی رکھا ہے۔ تو یہ اقسام عجیب و غریب معجزے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس پتھر میں ظاہر فرمائے ہیں۔

مذکورہ عبارتوں سے یہ بات واضح ہوگئی کہ میرے مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس پتھر پر اپنے قدم مبارک رکھتے تو اتنا حصہ موم کی طرح پگھل جاتا اور پتھر پر آپ کے قدم شریف کا نشان بن جاتا۔

ساقِ اصل قدم شاخِ نخل کرم شمع راہ اصابت پہ لاکھوں سلام
کھائی قرآں نے خاکِ گذر کی قسم اس کف پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

(اعلیٰ حضرت)

جسم مبارک کا سایہ نہ تھا

حبیب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات میں سے یہ بھی ہے کہ آپ کے جسم مبارک کا سایہ نہ تھا اور ہوتا بھی کیسے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات مبارک نور ہے اور نور کا سایہ نہیں ہے۔

حضرت امام نسفی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

قال عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان اللہ ما اوقع ظلك علی الارض لئلا یضع انسان قدمہٗ علی ذالك الظل ۝ (تفسیر مدارک، ص ۳۲۱)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے حضور کا سایہ زمین پر نہ ڈالا کہ کوئی شخص اس پر پاؤں نہ رکھ دے۔

سیدنا امام اجل حضرت عبداللہ بن مبارک اور علامہ حافظ جوزی محدث رحمہم اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت فرماتے ہیں۔

لم یکن للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ظل ولم یقم مع الشمس قط الاغلب ضوءہ ضوء الشمس ولم یقم مع سراج قط لاغلب ضوءہ ضوء السراج ۝ کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا اور نہ کھڑے ہوتے آفتاب کے سامنے مگر یہ کہ آپ کا نور آفتاب کی روشنی پر غالب آ گیا اور نہ قیام فرمایا چراغ کی ضیاء میں مگر یہ کہ آپ کی تابش نور نے اس کی چمک کو دبا لیا۔ (جمع الوسائل للقاری، ص ۱۷۶، زرقانی علی المواہب، ج ۴، ص ۲۲۰ و شرح شمائل للمنادی، ج ۱، ص ۴۷ بحوالہ ذکر جمیل، ۳۳۰)

حضرت ذکوان تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یکن یری لہ ظل فی شمس ولا قمر ۝ کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ نہ دھوپ میں نظر آتا نہ چاندنی میں۔

(ترمذی فی نوادرالاصول زرقانی علی المواہب، ج ۴،ص ۲۴۰)

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ تعالیٰ حدیث ذکوان نقل کرکے فرماتے ہیں۔

قال ابن سبع من خصائصه صلى الله عليه وسلم ان ظله كان لايقع على الارض وانه كان نوراً فكان اذا مضىٰ فى الشمس او القمر لا ينظر ولهٗ ظل۝

حضرت ابن سبع نے فرماتے ہیں کہ حضورسرکار مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص کریمہ سے ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ زمین پر نہ پڑتا تھا اور آپ نور محض تھے۔ جب آپ دھوپ یا چاندنی میں چلتے تو آپ کا سایہ نظر نہ آتا۔

(زرقانی، علی المواہب، ج ۴،ص ۳۰۳،خصائص کبری، ج ا،ص ۶۸)

حضرت قاضی عیاض اندلسی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

وما ذكر من انه كان لاظل لشخصه فى شمس ولا قمر لانه كان نوراً وان الذباب كان لايقع علىٰ جسده ولا ثيابه۝ کہ آپ کے دلائل نبوت و رسالت میں سے یہ بات بھی مذکور ہوتی ہے کہ آپ کے جسم انور کا سایہ نہ دھوپ میں ہوتا نہ چاندنی میں۔ اس لئے کہ آپ نور تھے اور مکھی بھی آپ کے جسم اور لباس پر نہ بیٹھتی تھی۔ (شفاءشریف،ا)

حضرت قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ کی اس عبارت سے یہ بات ثابت ہوئی کہ آپ کے جسم مبارک کا سایہ نہ تھا مگر آپ کے جسم اور لباس پہ مکھی بھی نہ بیٹھتی تھی۔ شعر

قد بے سایہ کے سایۂ مرحمت
ظل ممدود و رافت پہ لاکھوں سلام

حضورِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جسم مبارک کے سایہ نہ ہونے پر سیکڑوں دلائل موجود ہیں مگر جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے جن کے دلوں میں ایمان رائی کے دانہ کے برابر

ہوتو ضرور مذکورہ دلائل پر عمل کریں گے۔

ذکر مصطفی کے وقت اسلاف کا طریقہ

حضرت قاضی عیاض اندلسی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں-

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ادب اور تعظیم و تکریم جس طرح حیات طیبہ میں لازم تھی اسی طرح وصال کے بعد بھی لازم و ضروری ہے کیونکہ حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیشہ اللہ کے رسول و نبی ہیں اور یہ احترام اور تعظیم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے وقت اور آپ کی بات اور سنن کے تذکرے کے وقت اور آپ کا نام مبارک، سیرت طیبہ، آل اطہار عترت کے تذکرے کے وقت اور آپ کے اہل بیت اور صحابہ کی تعظیم لازم ہے۔

امام ابو ابراہیم تجیبی فرماتے ہیں ہر مومن پر لازم ہے کہ جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرے یا ذکر سنے تو وہ انکساری، عاجزی، خشوع وخضوع اور تعظیم کرے، ساکن و با ادب ہو جائے۔اس طرح اپنے اندر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیبت و جلال محسوس کرے جیسے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہے اور ان آداب کو بجا لاتے جو ہمیں اللہ تعالیٰ نے سکھائے ہیں۔اللہ کا ارشاد گرامی ہے-

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ

رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہراؤ جیسے تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔

یعنی ہر حال میں حضورِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ادب لازم وضروری ہے۔مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان پاک میں گستاخی کرنا گویا کہ خدا کی بارگاہ میں گستاخی کرنا ہے۔ ہمارے بزرگان دین کا طریقہ رہا ہے کہ ذکر مصطفی کے وقت ہمیشہ ادب کو ملحوظ رکھتے اور عشق مصطفی میں گم ہو جاتے اور قرب نبی میں زاروقطار روتے۔

امام مصعب بن عبداللہ (حافظ احادیث، امام مالک کے شاگرد و بخاری و مسلم اور دیگر محدثین کے استاذ) کا بیان ہے امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا محبت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ حال تھا۔

اذا ذکر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عندہ یتغیر لونہ و ینحنی حتی یصعب ذلك علی جلسانہ٥ جب ان کے یہاں حضور کا تذکرہ ہوتا تو ان کا رنگ فق ہو جاتا، جھک جاتے حتیٰ کہ اہل محفل پر اضطراب طاری ہو جاتا۔

ایک دن اس کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا اگر تم وہ دیکھ لو جو میں دیکھتا ہوں یا یہ معنی ہے کہ اگر تم میری طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال، جلال ہیبت، مقام کمال مشاہدہ کر لو تو تمہیں میرے اضطراب اور رنگ کی تبدیلی عجیب نہ لگے۔ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر بن محمد صادق رضی اللہ عنہم کی زیارت کی وہ نہایت ہی خوش مزاج اور تبسم والے تھے۔ مگر جب ان کے سامنے ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا تو ان کا رنگ زرد پڑ جاتا اور میں نے انہیں کبھی بغیر وضو حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

حضرت قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ شفاء شریف میں نقل کرتے ہیں۔ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں منقول ہے- کان اذا سمع الحدیث اخذ العویل والذویل٥

جب وہ حدیث رسول سنتے تو ان پر رونے اور اضطراب کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

حضرت امام عبداللہ ابن مبارک کا بیان ہے کہ میں نے امام مالک رضی اللہ عنہ کو حدیث پڑھاتے ہوئے دیکھا کہ انہیں اس حال میں سولہ دفعہ بچھو نے ڈنک مارا۔ ان کا رنگ بدل جاتا اور زرد پڑ جاتا۔

ولا یقع حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم٥

مگر سلسلہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرنا منقطع نہ کیا۔

فراغت کے بعد پوچھا آج یہ معاملہ عجیب کیا تھا؟ فرمایا، مجھے بچھو نے سولہ دفعہ (مرتبہ) کاٹا۔ میں نے صبر وہمت سے کام لیا۔

انما صبرت اجلالا لحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۰

یہ تمام محنت و مشقت حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب و احترام کی وجہ سے کی ہے۔ (قرب مصطفی، ص ۱۷۷)

حضرت امام مالک باوضو حدیث بیان کرتے

ابومصعب اس بات کے ناقل ہیں کہ امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ وہ حدیث نبوی بیان کرنے سے پہلے وضو کیا کرتے تھے۔ ان کے متعلق دوسرے احباب نے لکھا ہے کہ نہ صرف وضو کرتے تھے بلکہ عمدہ لباس پہن کر مودب بیٹھ کر حدیث بیان کرتے تھے جب امام صاحب موصوف سے اس اہتمام کے بارے میں معلوم کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کی تعظیم وتوقیر ضروری ہے۔

امام مالک کا درس حدیث

حضرت امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کا یہ معمول تھا کہ جب لوگ آپ کے پاس آئے تو آپ کی مجلس میں تشریف لانے سے پہلے آپ کی باندی لوگوں سے بیان کرتی کہ آپ حضرات حدیث سننے آتے ہیں یا مسائل دریافت کرنے۔ اگر مسائل دریافت کرنے والے لوگ آتے تو آپ فوراً باہر تشریف لے آتے لیکن اگر حدیث سننے کے لئے آتے تو آپ پہلے غسل فرماتے، عمدہ لباس پہنتے، خوشبو لگاتے، عمامہ باندھتے، اس پر چادر اوڑھتے۔ اس کے بعد مجلس میں تشریف لاتے تھے۔ اس وقت آپ سراپا عجز و انکساری سے فرماتے اور جتنی دیر تک آپ حدیث بیان فرماتے عود (خوشبو) سلگتا رہتا تھا۔

حیات ظاہری کے بعد بھی حضور کی تعظیم وتوقیر

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر جس طرح آپ کی حیاتِ ظاہری میں کی جاتی تھی اسی طرح ہماری نظروں سے پردہ فرمانے کے بعد بھی واجب ولازم ہے۔آپ کا نام پاک سننے کے بعد درود وسلام عرض کرنا، آپ کی حدیث اور سیرت پاک کا تذکرہ اہل بیت اطہار صحابہ کرام کا تذکرہ سنتے وقت اظہارِ عظمت واجب ولازم ہے۔ (شفاء شریف، جلد ۲،ص ۸۸)

حضور کے وصال پاک کے واقعات

نبی آخر الزماں شفیع امت رحمت عالم بے کسوں کے کس، بے بسوں کے بس حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال پاک کے واقعات کو لکھنے، پڑھنے اور سننے سے آنکھوں سے آنسو بغیر آنکھوں کے اجازت کے بہنے لگتے ہیں اور کیوں نہ بہیں جس نبی نے اپنے رب کی بارگاہ میں اپنی امت کے لئے رات و دن آنسو بہائے ہوں اور صرف ایک سوال اے رب میری امت کو بخش دے۔

اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہوگا   رو رو کے مصطفی دریا بہا دیئے ہیں

(اعلیٰ حضرت)

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وصال کی خبر پہلے ہی دے دی اور اپنے صحابہ کرام اور ازواج مطہرات کو وصیت وتاکید فرماتے رہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ تر وصیت علالت کے زمانے میں نماز کے بارے میں اور غلاموں (پہلے زمانہ غلام ہوا کرتے تھے مگر اب غلام نہیں ہوتے۔اس زمانہ میں مزدور ہوا کرتے ہیں اس لئے مزدور سے حسن سلوک کرنا چاہیئے۔سرکار کی حدیث پاک ہے کہ مزدوروں کا پسینہ سوکھنے سے پہلے اس کی مزدوری

دے دی جائے) کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے بارے میں تھی۔
اس وقت بھی جب کہ آپ کا سینہ انور جلجل کر رہا تھا اور آپ کی زبان مبارک کام نہیں کر رہی تھی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ اسے گفتگو کرنے کے بعد حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ سے فرمایا کہ اپنے بچوں کو لاؤ۔ وہ حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کو حضور پاک کے سامنے لائیں جب حضرت امام حسن اور امام حسین نے سب کو اس حال میں دیکھا تو رونے لگے اور اتنی گریہ وزاری کی کہ ان کے رونے سے گھر کا ہر فرد رونے لگا۔ سرکار نے ان کو بوسہ دیا اور ان کی تعظیم وتوقیر اور ان سے محبت کرنے کے بارے میں صحابہ کرام اور تمام امت کو وصیت فرمائی۔ (مدارج النبوۃ، جلد ۲، ص ۷۳)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وصیت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات کو وصیت فرمانے کے بعد فرمایا کہ میرے بھائی علی کو بلاؤ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور سرکار کے سرہانے بیٹھ گئے اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کو اپنے زانو پر رکھ لیا۔ سرکار نے فرمایا، اے علی! فلاں یہودی کے چند درہم میرے ذمہ ہیں جیسے میں نے لشکر اسامہ کی تیاری کے لئے قرض لئے تھے۔ خبردار! اس کے حق کو میری طرف سے اتارنا۔ اور فرمایا، اے علی تم ان لوگوں میں پہلے ہو گئے جو حوض کوثر پر مجھ سے ملیں گے اور میرے بعد بہت سی ناگوار باتیں تمہیں پیش آئیں گی۔ تمہیں لازم ہے کہ دل تنگ مت کرنا اور صبر کرنا اور جب تم دیکھو کہ لوگ دنیا کو پسند کرتے ہیں تو تم آخرت کو اختیار کرنا۔ (مدارج النبوۃ، جلد ۲، ص ۷۳۱)

حضور کے وصال پر عاشقانِ رسول کی حالت

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار کا یہ حال تھا کہ اپنے ہوش وحواس کھو بیٹھے اور بعض لوگ تو اپنی جگہ جمے کے جمے بیٹھے رہے۔ ملنے کی

طاقت نہ رہی اور بعض لوگ رو رو کے دعا کرتے، اے اللہ ہمیں اندھا کر دے اب کسی دوسرے کو دیکھنے کی طاقت نہیں۔

اہل سیر کہتے ہیں کہ حضور پاک کے وصال پاک کے بعد حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا کو کسی نے ہنستے نہیں دیکھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور پاک کے وصال پاک کا ایسا اثر ہوا کہ وہ ہوش وحواس کو کھو بیٹھے اور ننگی تلوار لئے مدینہ کی گلیوں میں گھومتے اور کہتے جاتے اگر کسی نے یہ کہا کہ حضور کا وصال ہو گیا تو میں اس کی گردن کاٹ دوں گا۔

غم مفارقت

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز وتکفین کے بعد صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار اپنے محبوب دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی میں تڑپنے لگے اور ہمیشہ آنکھوں میں صرف دیدار مصطفی کی تڑپ ستاتی رہتی۔ خصوصاً حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو سب سے زیادہ مصیبت زدہ جو ہمیشہ اپنے ابا جان حضور پاک کی مفارقت میں زاروقطار روتی رہتی اور سیدنا حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کی طرف دیکھتیں اور اپنی یتیمی اور ان فرزندوں کی نامرادی پر روتی تھیں۔ روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ جو صاحب اذن اور مستجاب الدعوات تھے انہوں نے دعا مانگی، اے مولی! اس جہاں کو دیکھنے والی آنکھ لے لے کیوں کہ بغیر حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ کے مشاہدہ جمال کے میں نہیں چاہتا۔ اور وہ اسی وقت نابینا ہو گئے۔

حضرت انس فرماتے ہیں کہ کوئی دن مدینہ پاک میں اس دن سے زیادہ بہتر ونورانی نہیں تھا جس دن حضور پاک پیدا ہوئے اور کوئی دن اس دن سے زیادہ بدتر نہ ہوا جس دن سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا۔

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولا کی دھوم
مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

(اعلیٰ حضرت)

نثار تیری چہل پہل پر ہزار عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

(علامہ احمد یار خاں نعیمی)

فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزم محشر کا کہ ان کی شان محبوبی دکھائی جانے والی ہے

(علامہ حسن رضا)

یہ جو مہر میں ہیں حرارتیں یہ تیرا ظہور جمال ہے
یہ جو کہکشاں میں ہے روشنی یہ تیرا غبار جمال ہے

(سید اشرف مارہروی)

محمد کو قرآں کے پاروں میں دیکھو انہیں کی ضیاء چاند تاروں میں دیکھو

(حسنی)

آمد سرکار ﷺ

پورے عالم اسلام میں ۱۲ ربیع الاول شریف کو عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طور پر بڑی ہی عقیدت ومحبت اور دل کی گہرائیوں کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ پوری دنیا کے لوگ الگ الگ انداز میں جشن آمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کرتے ہیں۔ ربیع الاول شریف کا مہینہ رحمتوں اور سعادتوں کا مہینہ ہے۔ اسی ماہ میں خدائے تعالیٰ کی سب سے بڑی رحمت کا ظہور ہوا۔ اسی ماہ میں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت (پیدائش) ہوئی۔ اس موقع پر ہمارے اسلاف نے آمد رسول پر چراغاں اور میلاد منانے کا سلسلہ شروع کیا تھا تو کیوں نہ ہم بھی عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر جلوس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور چراغاں اور اپنی مسجدوں اور اپنے گھروں اور محلے کی گلیوں کو کیوں نہ سجائیں۔

عید میلاد النبی ﷺ

میلاد اور ولادت (پیدائش) کا ایک ہی مفہوم ہے یعنی کسی کے پیدا ہونے کا ذکر کرنا کسی کی پیدائش کا تذکرہ کرنا اور اس کی ولادت کی اطلاع (خبر) دینے کے ساتھ ساتھ اس کی زندگی کے حالات کو بھی بیان کرنا کار ثواب اور باعث برکت ہے۔ جیسا کہ خدائے تعالیٰ نے قرآن پاک میں انبیاء علیہم السلام کا ذکر کرتے ہوئے ان کی زندگیوں کے حالات کو بھی پوری تفصیل سے بیان فرمایا۔

ولادتِ مبارکہ

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت مبارک ۱۲ ربیع الاول شریف کی رات دوشنبہ

(پیر) کے دن واع ہوئی اور وقت ولادتِ مبارک صبح صادق میں طلوع آفتاب سے پہلے مواہب الدنیہ میں ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام کی ولادت کا وقت یہی ہے۔

واقعات ولادتِ مبارکہ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا (سرکار کی بیوی) فرماتی ہیں کہ مکہ مکرمہ میں ایک یہودی تھا جو تجارت کرتا تھا، جب وہ رات آئی جس میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ولادت فرمائی تو اس یہودی نے کہا، اے گروہ قریش! کیا آج کی رات تم میں کوئی فرزند پیدا ہوا ہے۔ قریشیوں نے کہا معلوم نہیں۔ اس یہودی نے کہا اس آخری امت کا نبی پیدا ہو گیا ہے۔ اس کے دونوں شانوں کے درمیان ایک علامت ہے جس میں گھوڑے کی رَگ کی مانند بال مجتمع (جمع ہیں) پھر اس یہودی کو سیدہ آمنہ (سرکار کی ماں) کے پاس لائی۔ اس نے کہا اپنے فرزند کی زیارت کراؤ، پھر اس نے سرکار کی پشت مبارک (پیٹھ) سے قمیص (کرتا) اٹھا کر علامت دیکھی تو وہ یہودی بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا اور کہنے لگا- خدا کی قسم بنی اسرائیل سے نبوت جاتی رہی۔ (رواہ الحاکم)

آپ کی شان مبارک

حضرت عبدالرحمن بن عوف اپنی والدہ سے جن کا نام شفا تھا، وہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بتایا جس وقت حضرت آمنہ سے سرکار پیدا ہوئے تو وہ میرے ہاتھ پر آئے (یعنی گود میں) جو ختنہ شدہ تھے۔ پھر چھینک آئی اس پر کسی کہنے والے کی آواز سنی یرحمک اللہ۔ جاننا چاہئے کہ جمہور اہل سیر کا مذہب ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ختنہ شدہ اور ناف بریدہ (کٹی) پیدا ہوئے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام عزت و کرامت میں سے جو رب العزت کے حضور مجھے حاصل ہے یہ ہے کہ میں ختنہ کردہ پیدا ہوا اور میری شرمگاہ کو کسی نے نہیں دیکھا۔

پیر کے دن کی فضیلت

پیر شریف کا دن عالم اسلام کے لئے رحمت و برکت کا دن ہے۔ پیر کے دن نفلی روزہ رکھنا اس لحاظ سے کہ اس دن کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریف سے بزرگی و کرامت حاصل ہوئی۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور پاک پیر کے دن روزہ رکھا کرتے تھے اور جب پیر کے روزے کے بارے میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اسی دن پیدا ہوا اور اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی۔ (مسلم شریف)

دودھ پینے کا زمانہ

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے پہلے دودھ پلانے والی عورت کا نام ثوبیہ ہے۔ یہ ابولہب کی باندی (غلام) تھی۔ جس شب (رات) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو ثوبیہ نے ابولہب کو بشارت پہنچائی کہ تمہارے بھائی حضرت عبداللہ کے گھر فرزند (بیٹا) پیدا ہوا ہے۔ ابولہب نے اس مژدہ (خوشخبری) پر اس کو آزاد کر کے حکم دیا کہ جاؤ دودھ پلاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے اسی خوشی و مسرت پر جو ابولہب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر ظاہر کی اس کے عذاب میں کمی کر دی گئی اور دوشنبہ (پیر) کے دن اس پر سے عذاب اٹھا لیا جاتا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔ اس حدیث میں میلاد شریف پڑھوانے والوں کے لئے حجت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی رات میں خوشی اور مسرت کا اظہار اور خوب مال و زر خرچ کریں۔ مطلب یہ کہ ابولہب کافر تھا اور اس کی مذمت قرآن کریم میں نازل ہو چکی ہے۔ جب اس نے حضور کی میلاد کی خوشی کی اور اس نے اپنی باندی کو دودھ پلانے کی خاطر آزاد کر دیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حق تعالیٰ نے اس کا بدلہ عنایت فرمایا۔ منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات (۷) دن سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دودھ نوش فرمایا اور چند دن ثوبیہ کا دودھ پیا۔ اس کے بعد حضرت حلیمہ سعدیہ نے دودھ پلانے کی

سعادت حاصل کی۔ (مدارج النبوت، جلد ۲،ص ۳۰)

بچپن کی ادائیں

حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جھولا فرشتوں کے ہلانے سے ہلتا تھا اور آپ بچپن میں چاند کی طرف انگلی اٹھا کر اشارہ فرماتے تھے تو چاند آپ کی انگلی کے اشاروں پر حرکت کرتا تھا۔ حضور اعلیٰ حضرت اسی کی منظر کشی فرماتے ہیں۔

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

(رضا)

سرکار کے لئے ہیں شمس و قمر کھلونے
انگشت کے اشارے ان کو گھما رہے ہیں

(حسنی)

بچوں کی عادت کے مطابق کبھی بھی آپ نے کپڑوں میں بول و براز (پیشاب) نہیں فرمایا بلکہ ہمیشہ ایک متعین وقت پر رفع حاجت فرماتے۔ اگر کبھی آپ کی شرمگاہ کھل جاتی تو آپ رو رو کر فریاد کرتے اور جب تک شرمگاہ نہ چھپ جاتی آپ کو چین و قرار نہیں آتا تھا اور اگر شرمگاہ چھپانے میں مجھ سے کچھ تاخیر ہو جاتی تو غیب سے کوئی آپ کی شرمگاہ چھپا دیتا۔ جب آپ اپنے پاؤں پر چلنے لگے تو باہر نکل کر بچوں کو کھیلتے ہوئے دیکھتے مگر خود کھیل کود میں شریک نہیں ہوتے تھے۔ لڑکے آپ کو کھیلنے کے لئے بلاتے تو آپ فرماتے کہ میں کھیلنے کے لئے نہیں پیدا کیا گیا ہوں۔ (مدارج النبوت، جلد ۲،ص ۲۳)

ہر گلی کوچہ سجاؤ

پیارے اسلامی بھائیو اور بہنو! بارہ ربیع الاول شریف کے مبارک دن میں خدائے تعالیٰ کی طرف سے سب سے بڑی نعمت امام الانبیاء حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانی صورت میں ساری نسل انسانی کی ہدایت کے لئے اہل ایمان کو عطا ہوئی، اس لئے سنی حضرات اس نعمت عظمیٰ کی خوشی میں جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم مناتے ہیں۔ مٹھائی تقسیم کرتے ہیں، گھر، بازار، مسجد، محلے کی گلیاں سجاتے ہیں، خوبصورت محرابیں بناتے ہیں، جھنڈے لہراتے ہیں اور دوکان و مکان کی چھت پر جھنڈیاں لگاتے ہیں۔ نعت خوانی کا لطف اٹھاتے ہیں اور درود وسلام کے پھول اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر نچھاور کرتے ہیں اور پھر لطف کی بات تو یہ ہے کہ یہ سب کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے وقت ہوا۔ (مقام نبوت)

جھنڈے لگانے کا ثبوت

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے موقع پر خدائے تعالیٰ نے جھنڈے لہرائے، درود وسلام فرشتوں نے پڑھا، مبارکباد جانوروں نے دی، اعلان نبیوں نے کیا، منادی جبرئیل نے سنائی اور گواہی شجر و حجر نے دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ولادت کی رات ایک جماعت دیکھی جو آسمان سے اتری تھی، ان کے پاس تین جھنڈے تھے۔ ایک جھنڈا انہوں نے خانہ کعبہ پر نصب کر دیا اور دوسرا بیت المقدس پر اور تیسرا میرے مکان کی چھت پر۔

(زرقانی، جلد ۱، ص ۱۱۱، خصائص الکبریٰ، ج ۱، ص ۱۸۴، مقام نبوت)

سبحان اللہ! تمام سنی اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و عظمت پر قربان، آپ کی آمد و ولادت پر نثار اور آپ کی قدر و منزلت کے صدقے آپ کی میلاد کے منکر (انکار کرنے

والے) اور بے ادب لوگ تو ہمیں جھنڈے نہیں لگانے دیتے لیکن اللہ تعالیٰ آپ کی میلاد پاک پر جھنڈیاں لگا رہا ہے۔

پورے سال عرب میں لڑکے پیدا ہوئے

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر قربان اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام کے طور پر یہ عام اعلان کر دیا گیا اِنَّ یَحۡمِلۡنَ ذُکُوۡرَ کہ اس سال پورے عرب میں ہر عورت کے یہاں لڑکا پیدا ہوگا۔

ثبوت وفضائل عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جشن عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و ثبوت کے مطابق صحابہ کرام مجتہدین کرام محدثین کرام اور مفسرین کرام کے مبارک ارشاداتِ عالیہ کو سن کر اپنے ایمان کی سلامتی اور خاتمہ بالخیر کا سامان پیدا کریں۔

قال ابو بکرن الصدیقمن انفق درھما علی قراۃ انبی مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان رفیقی فی الجنۃ○

ترجمہ- حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پر ایک درہم بھی خرچ کیا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

قال عمر... من عظم مولد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقد احیاء الاسلام○

ترجمہ- حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس نے امام الانبیاء کے میلاد پاک کی تعظیم کی اس نے اسلام کو زندہ کیا۔

قال عثمان... من انفق درھما علی قرائۃ مولد النبی صلی اللہ

علیہ وسلم فکانما شھد غزوۃ بدر وحنین٥

ترجمہ- حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس نے سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے میلاد پاک پر ایک درہم بھی خرچ کیا گویا کہ وہ بدر و حنین کے جہاد میں شریک ہوا۔

قال علی المرتضیٰ... من عظم مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم و کان سعیا لا یخرج من الدنیا الا بالایمان ویدخل الجنۃ بغیر حساب٥

ترجمہ- حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پاک کی تعظیم کی اور اسے بیان کرنے کی کوشش کی وہ دنیا سے ایمان کے ساتھ جائے گا اور بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوگا۔

قال الامام الشافعی... من جمع لمولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخوانا وھیا طعاماً واخلی مکانا و عمل احسانا وصار سببا لقراتہٖ بعثہ اللہ یوم القیامۃ مع الصدیقین والشھداء والصالحین ویکون فی جنات النعیم٥

ترجمہ- حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس نے محفل میلادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دوستوں کو جمع کیا کھانا تیار کیا، مکان خالی کرایا اور میلاد خوانی کا سبب بنا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ اٹھائے گا اور اس کا ٹھکانا جنت النعیم میں ہوگا۔ اب آپ خود فیصلہ کریں کہ جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا فوائد ہیں اور کتنی برکتیں ہیں۔

احادیث میں شمائل رسول صلی اللہ علیہ وسلم

محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم قدر ومنزلت اور عزت وعظمت گویا کہ ہر لحاظ سے دارین میں سب سے ممتاز اور قرآن واحادیث کے دلائل سے آپ کی ذات مبارکہ اظہر من الشمس ہے۔

بے شمار احادیث میں آپ کے حسن وجمال کا چرچا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میری آنکھوں نے کسی کو تاجدار عرب وعجم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسین نہیں دیکھا۔ جب کوئی آپ کی جانب دیکھے تو یوں محسوس ہوتا تھا کہ صورت کی شعاعیں چہرۂ پر نور میں تیر رہی ہیں اور تبسم فرماتے تو سامنے کے درو دیوار جگمگانے لگتے۔ حضرت ام معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ کے اوصاف عالیہ کی کیا بات ہے، آپ کو خواہ قریب سے دیکھا جاتا یا دور سے ہر حالت میں حسین وجمیل نظر آتے تھے۔ (کتاب الشفاء، جلد ۱، ص ۳۲۱)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم انور سے نکلنے والی اشیاء پاک ہیں

حبیب پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے نکلنے والی نظافت بول وبراز ریح پسینے کی خوشبو طیب وطاہر ہیں۔

حدیث۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ما شممت عنبر اقط ولا مسکاولا شیئًا اطیب من ریح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٥

(شفا شریف، ج ۱، ص ۴۲۱)

ترجمہ۔ میں نے عنبر، کستوری اور کسی بھی خوشبودار چیز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ریح (ہوا نکلنا) مبارک سے زیادہ خوشبودار نہیں دیکھا۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے رخسار پر پھیرا۔ میں نے یوں محسوس کیا کہ آپ کا دست کرم ہے اور اتنا خوشبودار تھا کہ جیسے ابھی ابھی

عطار (عطر بیچنے والے) کی صندوقچی سے نکالا گیا ہے۔ دوسرے صحابی کا بیان ہے کہ کوئی خوشبو لگائے یا نہ لگائے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کر لیتا تو سارا دن اپنے ہاتھوں میں خوشبو محسوس کرتا تھا اور جب وہ نور مجسم اپنا دست شفقت کسی بچے کے سر پر پھیر دیتے تھے تو وہ خوشبو کے باعث دوسرے بچوں سے الگ پہچانا جاتا تھا۔ (شفا شریف، ج ا، ص ۵۲۱)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بول و براز

حضرت قاضی عیاض اندلسی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب الشفا میں فرماتے ہیں کہ جن علمائے کرام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلقہ اخبار اور آپ کے لئے شمائل جمع کرنے کا اہتمام کیا ہے وہ حکایت کرتے ہیں کہ جب فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو زمین پھٹ جاتی اور آپ کے بول و براز (پیشاب اور پاخانہ) کو نگل لیتی تھی اگر کوئی اس جگہ جا کر دیکھتا تو سوائے عمدہ خوشبو کی مہک کے اور کچھ بھی نظر نہ آتا تھا۔ محمد ابن سعد کاتب واقدی رحمتہ اللہ علیہ نے بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب آپ قضائے حاجت سے فارغ ہوتے ہیں تو ہمیں زمین پر کسی چیز کا کوئی نشان نہیں ملتا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے عائشہ انبیاء علیہم السلام کے جسم سے جو چیز (بول و براز) نکلتی ہے اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا ہے کیونکہ زمین اسے فوراً نگل جاتی ہے۔

کیا انبیاء کرام کے فضلات شریفہ پاک ہیں؟

عرض- انبیاء علیہم السلام کے فضلات شریفہ (یعنی جسم سے خارج ہونے والے زائد مادے مثلاً بول و براز وغیرہ) پاک ہیں؟

ارشاد- پاک ہیں اور ان کے والدین کریمین کے وہ نطفے بھی پاک ہیں جن سے یہ

حضرات پیدا ہوئے۔ (الملفوظات اعلیٰ حضرت دعوت اسلامی، حصہ چہارم، ص ۶۵۴)

قضائے حاجت کی جگہ سے مشک کی خوشبو آنا

(آگے فرمایا) ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قضائے حاجت کی ضرورت ہوئی۔ دو متفرق پیڑ الگ الگ کھڑے تھے اور کچھ پتھر اِدھر اُدھر پڑے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ان پیڑوں اور پتھروں سے جا کر کہہ دو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ تم آپس میں مل جاؤ۔ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جا کر فرمایا، دونوں پیڑوں نے جنبش کی اور اپنے تمام رگ وریشہ زمین سے نکالے۔ ایک اِدھر سے چلا اور دوسرا اُدھر سے۔ دونوں مل گئے اور پتھر نے ایک دیوار کی مثل ہو کر اڑنا شروع کیا اور دو درختوں کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے گئے اور قضائے حاجت فرمائی۔ جب فارغ ہو کر تشریف لائے، میں گیا۔ اس قصد سے کہ جو کچھ خارج ہوا ہو اس کو کھاؤں (مگر) وہاں کچھ نہ تھا البتہ اس جگہ مشک کی خوشبو آ رہی تھی۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان پیڑوں اور پتھروں سے کہو اپنی اپنی جگہ چلے جاؤ۔ وہ اپنی اپنی جگہ چلے گئے۔ میں نے عرض کی کہ حضور میں اس نیت سے گیا تھا کہ جو کچھ ملے گا اس کو تبرکاً کھاؤں (مگر) وہاں سوائے مشک کی خوشبو کے کچھ نہ پایا۔ فرمایا کیا تم کو معلوم نہیں کہ زمین نگل لیتی ہے جو انبیاء علیہم السلام سے خارج ہوتا ہے۔ (پھر مسکرا کر فرمایا) جو اچھی چیز ہوتی ہے اس کو زمین ہی نہیں چھوڑتی۔

(الملفوظات اعلیٰ حضرت دعوت اسلامی، حصہ چہارم، ص ۴۵۷)

جسم مبارک کا سایہ نہ تھا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کا سایہ نہ تھا۔ حکیم ترمذی نے حضرت ذکوان تابعی سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ سورج کی دھوپ اور چاند کی چاندنی میں رسول پاک صلی اللہ علیہ

وسلم کا سایہ نہیں پڑتا تھا۔ امام ابن سبع کا قول ہے کہ یہ آپ کے خصائص میں سے ہے کہ آپ کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا۔ (زرقانی، ج ۵، ص ۲۴۲، المصطفیٰ، ص ۳۲۴)

نوٹ- یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کی فضیلت ہے مگر حجاج کرام فرماتے ہیں کہ گنبد خضریٰ شریف کا بھی سایہ نہیں ہے۔ سایہ نہیں ہے گنبد خضریٰ کا آج بھی۔

آپ کے قدم اور موئے مبارک شریف

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم شریف اور موئے مبارک پر قربان میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم جس پتھر پر اپنا قدم مبارک رکھ دیتے تو وہ پتھر موم کی طرح پگھل جاتا، تبرک کے طور پر آج بھی آپ کا قدمِ مبارک کا نقش اور موئے مبارک بریلی شریف، کچھوچھہ شریف، مارہرہ شریف وغیرہ میں آج بھی موجود ہیں۔ آپ کے موئے مبارک کی یہ برکت ہے کہ آپ کے موئے مبارک سے شاخیں نکلتی رہتی ہیں۔

آپ کی ازواج مطہرات

رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات (حضور کی بیویاں) عظیم مراتب پر فائز ہیں ان کی شان قرآن کی بہت سی آیات اور احادیث مبارکہ میں موجود ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں مسلمانوں کی حقیقی مائیں ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کی تعداد اور ان کے نکاحوں کی ترتیب کے بارے میں مورخین کا قدرے اختلاف ہے مگر گیارہ امہات مومنین کے بارے میں کسی کا بھی اختلاف نہیں۔

آپ کی عادت وانصاف

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات سے بے حد محبت فرمایا کرتے تھے۔ نماز عصر کے بعد آپ ہر ایک ازواج مطہرات کو شرف ملاقات سے سرفراز فرماتے اور سب

کے حجروں (کمروں) میں تھوڑی تھوڑی دیر ٹھہر کر کچھ گفتگو فرماتے پھر جس دن جس کی باری ہوتی وہیں رات بسر فرماتے۔تمام ازواج مطہرات وہیں جمع ہو جاتیں،عشاء تک آپ ان سے بات چیت فرماتے۔ پھر نماز عشاء کے لئے مسجد میں تشریف لے جاتے اور مسجد سے واپس لوٹ کر آرام فرماتے اور عشاء کے بعد بات چیت کو ناپسند فرماتے۔

(مسلم، ج ۱،ص ۲۷۴،سیرۃ المصطفیٰ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولادیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دو صاحبزادے حضرت قاسم،حضرت ابراہی،اور چار صاحبزادیاں حضرت زینب،حضرت رقیہ،حضرت ام کلثوم،حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

فضائل درود شریف

اللہ رب العزت قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھتے ہیں۔اے ایمان والو! تم بھی میرے محبوب پر درود وسلام پیش کرو۔

پیارے اسلامی بھائیو اور بہنو! اپنے آقا و مولیٰ کی شان و عظمت پر قربان جاؤ کہ زمین و آسمان،عرش و فرش،انسان و حیوان،حور و غلمان،فرشتے و رضوان،جن و بشر،شجر و حجر،شمس و قمر گویا کہ کائنات کی ہر شئے خدا کی حمد و ثنا بیان کرتی ہے مگر اللہ رب العزت اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھتا ہے۔ (تفسیر روح البیان،ج ۳،ص ۱۴۱)

مثنوی شریف۔حضرت رومی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شہد کی مکھی کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کئی قسم کے پھولوں کا رس چوستی ہو اس میں مٹھاس کیسے پیدا ہو

جاتی ہے؟ تو شہد کی مکھی نے جواب دیا

گفت چوں خوانیم بر احمد درود
می شود شیریں و تلخی را ربود

کہ جب جب ہمارا چھتہ تیار ہو جاتا ہے تو پھر ہم مل کر آپ پر درود شریف پڑھتے ہیں اس لئے مٹھاس پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہد میں شفا ہے۔

نوٹ- درود شریف کی اس سے زیادہ اور کیا شان ہو سکتی ہے کہ نماز میں اگر کوئی مسلمان قیام، رکوع، سجدہ وسلام بھی کرے اور اگر ایک ایک رکعت میں سارا قرآن بھی پڑھے اور درود نہ پڑھے تو نماز ہی نہیں ہوگی۔ سبحان اللہ صلوعلیٰ الحبیب! صلی اللہ علیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ایک فتویٰ

سوال- کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان کرام!

کہ بارہ ربیع الاول شریف کو جلوس محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نکالنا و جھنڈے لگانا و گلیاں سجانا جائز ہے کہ نہیں؟ المستفتی شہادت حسین انصاری۔

الجواب- بارہ ربیع الاول شریف کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم ولادت (پیدائش کا دن) منانا، جلوس محمدی مودب انداز میں نکالنا، جھنڈے لگانا، اپنے محلہ کی مسجدوں اور گلیوں کو سجانا جائز، مستحسن اور کارِ ثواب ہے۔ مذکورہ باتوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہوتی ہے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرنے کا حکم قرآن میں ہے۔ اللہ ارشاد فرماتا ہے-

وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ (پارہ ۲۶، رکوع ۹)۔

ترجمہ- اے ایمان والو تم میرے نبی کی تعظیم وتوقیر کرو۔

زرقانی، ج ۱، خصائص الکبریٰ، ج ۱، ص ۸۴ میں حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ میں نے

ولادت کی رات ایک جماعت دیکھی جو آسمان سے اتری تھی اور ان کے پاس تین سفید جھنڈے تھے۔ایک جھنڈا انہوں نے خانۂ کعبہ پر نصب کر دیا اور دوسرا بیت المقدس پر اور تیسرا میرے مکان کی چھت پر۔

خاتم المحدثین حضرت مولانا سعید احمد زینی دحلان مکی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب الدرالسنیہ میں لکھتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شب ولادت کی خوشی کرنا اور میلاد شریف پڑھنا اور ذکر ولادت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کھڑے ہونا اور کھانا کھلانا ان کے سوا اور نیک کام جو مسلمانوں میں رائج ہیں یہ سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم سے ہیں۔

ربیع الاول شریف کی بارہویں تاریخ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا جشن منانا، اس تاریخ میں تعطیل (چھٹی) منانا، اس تاریخ میں تعطیل (چھٹی) کرنا، دکانیں بند رکھنا، غسل کرنا، خوشبو لگانا، نئے کپڑے پہننا، خوشی ظاہر کرنا، گھروں کو آراستہ کرنا، چراغاں کرنا، سڑکوں اور گلیوں کو قمقموں سے سجانا، سڑکوں پر گیٹ بنانا، جلوس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم نکالنا اور میلاد شریف کی محفلیں منعقد کرنا سب جائز اور کارِ ثواب ہیں۔(فتاویٰ فیض الرسول)

فقیر نور محمد حسنی قادری غفرلہٗ

خادم دارالافتاء جامعہ خدیجہ للبنات

لائن پار اشرف نگر، پورنپور، پیلی بھیت